

CamScanner

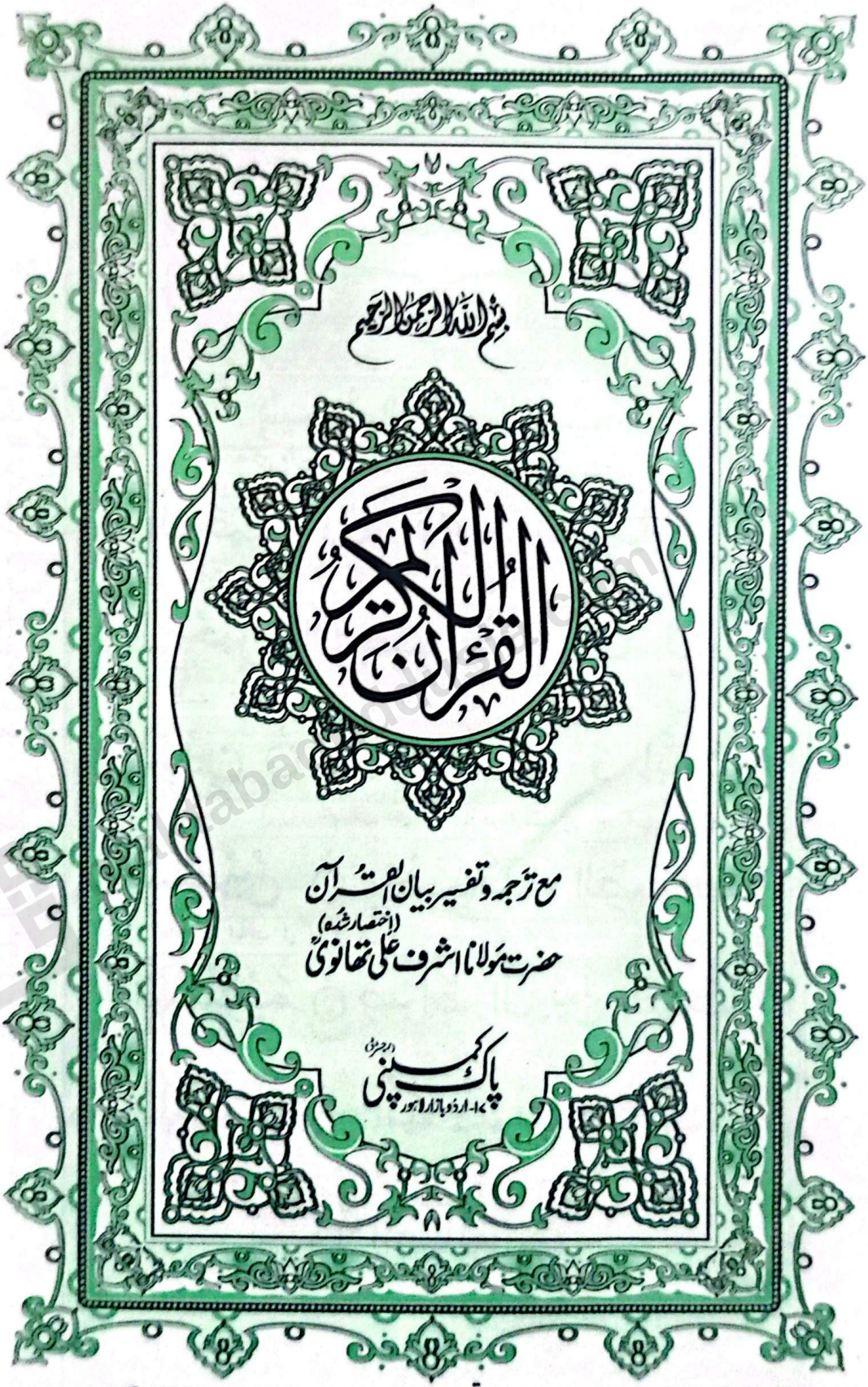

سن اشاعت: مارچ ۲۰۲۴ء
تعداد ۳۰۰۰
مطبع: پاک کمپنی پرنٹرز، لاہور

۱ سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ ۵

اٰیاتھا ۷ سورۂ فاتحہ ولے مکہ میں نازل ہوئی رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ○

سب تعریفیں اللہ ہی کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے ف۲

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ○ مٰلِكِ يَوْمِ

جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں جو مالک ہیں روزِ

الدِّيْنِ ؕ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ

جزا کے ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے

نَسْتَعِيْنُ ؕ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

درخواست اعانت کی کرتے ہیں بتلا دیجئے ہم کو رستہ

الْمُسْتَقِيْمَ ۙ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ

سیدھا رستہ اُن لوگوں کا جن پر آپ نے انعام

عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

فرمایا ہے ف۳ نہ رستہ اُن لوگوں کا جن پر آپ کا غضب کیا گیا ف۴

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ع ○

اور نہ اُن لوگوں کا جو رستہ سے گم ہو گئے

بیان القرآن

ف۱ یہ سورت رب العالمین نے اپنے بندوں کی زبان سے فرمائی کہ ان الفاظ میں اپنے خالق اور رازق کے سامنے عرضِ مدعا کیا کریں۔

ف۲ مخلوقات کی الگ الگ جنس ایک ایک عالم کہلاتا ہے۔ مثلاً عالمِ ملائکہ، عالمِ انسان، عالمِ پرند، عالمِ حیوانات، عالمِ جن۔

ف۳ انعام سے دینی انعام مراد ہے۔ انعام والے چار گروہ ہیں۔ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔

ف۴ غضب کے مستحق وہ لوگ ہیں جو تحقیقات کے باوجود راہِ ہدایت کو چھوڑ دیں اور گمراہ وہ ہیں جو صراط مستقیم کی تحقیقات نہ کرنا چاہیں۔ ان میں سے مغضوب زیادہ ناراضی کے مستحق ہیں۔ جو دیدہ دانستہ حق کی مخالفت میں سرگرم ہیں۔

٢ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ ٨٧

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿١﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ

الم ف۱ یہ کتاب (ایسی) ہے جس میں کوئی شبہ نہیں ف۲

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ

راہ بتانے والی ہے ڈر والوں کو ف۳ جو اللہ سے ڈرتے رہنے والے لوگ

يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ

ایسے ہیں کہ یقین لاتے ہیں بن دیکھی ف۴ چیزوں پر اور قائم رکھتے ہیں

الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾

نماز کو ف۵ اور جو کچھ دیا ہے ہم نے ان کو اس میں سے خرچ کرتے ہیں ف۶

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ

اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ یقین رکھتے ہیں اس کتاب پر بھی جو آپ کی طرف اتاری

اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ

گئی ہے اور ان کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری جا چکی ہیں ف۷

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾

اور آخرت پر بھی وہ لوگ یقین رکھتے ہیں ف۸

ف۱ الم حروف مقطعات میں سے ہے۔ ان کے معنی اللہ ہی کو معلوم ہیں۔ ہم ان پر ایمان لاتے ہیں۔

ف۲ یہ کتاب اللہ کی ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ یہ قرآن کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔ ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اس لیے اس میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

ف۳ یہ کتاب جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن کا نازل کیا ہوا راستہ ہے۔ اس پر چلنے والے متقی ہیں۔

ف۴ متقی جو غیب کی چیزوں پر ایمان لاتے ہیں اور عقل سے بالاتر سمجھتے ہیں ان کو صرف اللہ و رسول کے فرمانے سے صحیح مان لیتے ہیں۔

ف۵ متقی اس کو پابندی سے ہمیشہ ادا کرتے ہیں اور اس کے شرائط اور ارکان کو پورا پورا بجا لاتے ہیں۔

ف۶ متقی اچھے کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔

ف۷ متقی قرآن پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور پہلی آسمانی کتابوں پر بھی۔ ایمان سچا سمجھنے کو کہتے ہیں۔ عمل کرنا دوسری بات ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں انبیائے سلف علیہم السلام پر نازل کی ہیں سب کو سچا سمجھنا فرض اور شرط ایمان ہے۔ رہ گیا عمل سو وہ صرف قرآن پر ہوگا۔ پہلی کتابیں منسوخ ہو گئی ہیں۔ اس لیے ان پر عمل جائز نہیں۔

ف۸ آخرت سے قیامت کا دن مراد ہے۔ چونکہ وہ دن دنیا کے بعد آئے گا اس لیے اس کو آخرت کہتے ہیں۔

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ

یہی لوگ ہیں ٹھیک راہ پر جو اُن کے پروردگار کی طرف سے ملی ہے اور یہ لوگ ہیں

هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝٥ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ

پورے کامیاب ۵ بے شک جو لوگ کافر ہو چکے ہیں برابر ہے

عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝٦

اُن کے حق میں خواہ آپ اُن کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہ لاویں گے ۶

خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ

بند لگا دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور اُن کی

أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝٧

آنکھوں پر پردہ ہے اور اُن کے لیے سزا بڑی ہے ۳

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ

اور لوگوں میں بعضے ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور

الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ۝٨ يُخَادِعُونَ اللَّهَ

آخری دن پر حالانکہ وہ بالکل ایمان والے نہیں۔ چالبازی کرتے ہیں اللہ سے

وَالَّذِينَ آمَنُوا ۖ وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ

اور اُن لوگوں سے جو ایمان لا چکے ہیں اور واقع میں کسی کے ساتھ بھی چالبازی نہیں کرتے بجز اپنی ذات کے

وَمَا يَشْعُرُونَ ۝٩ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

اور وہ اس کا شعور نہیں رکھتے ۴ ان کے دلوں میں بڑا مرض ہے

فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا

سو اور بھی بڑھا دیا اللہ تعالیٰ نے اُن کو مرض ۵ اور ان کے لیے سزائے دردناک ہے اس وجہ سے

كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝١٠ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا

کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ فساد مت کرو

فِي الْأَرْضِ ۙ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝١١

زمین میں۔ تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح ہی کرنے والے ہیں۔

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ۝١٢

یاد رکھو بے شک یہی لوگ مفسد ہیں لیکن وہ اس کا شعور نہیں رکھتے

بیان القرآن

۱ یعنی ایسے لوگوں کو دنیا میں یہ نعمت ملی کہ راہ حق نصیب ہوئی اور آخرت میں یہ دولت نصیب ہوگی کہ ہر طرح کی کامیابی ان کے لئے ہے۔

۲ اس آیت میں سب کافروں کا بیان نہیں ہے بلکہ خاص ان کافروں کا ذکر ہے جن کی نسبت اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ ان کا خاتمہ کفر پر ہوگا اور اس آیت سے یہ غرض نہیں کہ ان کو عذاب الٰہی سے ڈرانے اور احکام سنانے کی ضرورت نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپ ان کے ایمان لانے کی فکر نہ کریں اور ان کے ایمان نہ لانے سے مغموم نہ ہوں ان کے ایمان لانے کی امید نہیں۔ ع ۱

۳ انہوں نے شرارت و عناد کر کے باختیار خود اپنی استعداد برباد کر لی ہے سو اس تباہیٔ استعداد کے کسب و فاعل تو وہ خود ہی ہیں مگر چونکہ بندوں کے تمام افعال کا خالق اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ہے اس لئے اس آیت میں اپنے خالق ہونے کا بیان فرما دیا کہ جب وہ تباہیٔ استعداد کے فاعل ہوئے اور اس کو بالقصد خود اختیار کرنا چاہا ہم نے بھی وہ بداستعدادی کی کیفیت ان کے قلوب وغیرہا میں پیدا کر دی بند لگانے سے اسی بد استعدادی کا پیدا کرنا مراد ہے سو یہاں بھی ان کا یہ فعل اس خشمہ کا سبب ہوا ختم الٰہی اس فعل کا سبب نہیں ہوا۔

۴ یعنی اس چالبازی کا انجام بد خود اپنے ہی کو بھگتنا پڑے گا۔

۵ مرض میں ان کی بداعتقادی و حسد اور ہر وقت کا اندیشہ و خلجان سب کچھ آ گیا۔ چونکہ اسلام کو روز افزوں ترقی ہوتی جاتی تھی اس لئے ان کے دلوں میں ساتھ ساتھ یہ امراض ترقی پاتے جاتے تھے۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی ایسا ہی ایمان لے آؤ جیسا ایمان لائے ہیں اور لوگ تو کہتے ہیں

اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ

کیا ہم ایمان لاویں گے جیسا ایمان لے آئے ہیں یہ بیوقوف یاد رکھو بے شک یہی ہیں

السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۳ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ

بے وقوف لیکن اس کا علم نہیں رکھتے۔ اور جب ملتے ہیں وہ منافقین ان لوگوں سے

اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ

جو ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب خلوت میں پہنچتے ہیں اپنے شریر سرداروں کے پاس

قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۴

تو کہتے ہیں کہ ہم بیشک تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف استہزاء کیا کرتے ہیں۔

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ يَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ

اللہ تعالیٰ ہی استہزاء کر رہے ہیں ان کے ساتھ اور ڈھیل دیتے چلے جاتے ہیں ان کو کہ وہ اپنی سرکشی میں حیران

يَعْمَهُوْنَ ۝۱۵ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

سرگرداں ہو رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ انہوں نے گمراہی لے لی

بِالْهُدٰى ۖ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَ مَا كَانُوْا

بجائے ہدایت کے تو سود مند نہ ہوئی ان کو یہ تجارت اور نہ یہ

مُهْتَدِيْنَ ۝۱۶ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ

ٹھیک طریقہ پر چلے۔ ف۱ ان کی حالت اس شخص کی حالت کے مشابہ ہے جس نے کہیں آگ جلائی ہو

فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ

پھر جب روشن کر دیا ہو اس آگ نے اس شخص کے گرد کی سب چیزوں کو ایسی حالت میں سلب کر لیا ہو اللہ تعالیٰ نے ان کی روشنی کو

وَ تَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝۱۷ صُمٌّۢ بُكْمٌ

اور چھوڑ دیا ہو ان کو اندھیروں میں کہ کچھ دیکھتے بھالتے نہ ہوں۔ بہرے ہیں گونگے ہیں

عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝۱۸ ۙ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ

اندھے ہیں سو یہ اب رجوع نہ ہوں گے ف۲ یا ان منافقوں کی ایسی مثال ہے

السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ

جیسے بارش ہو آسمان کی طرف سے اس میں اندھیری بھی ہو اور رعد و برق بھی ہو۔ جو لوگ اس

بَيَانُ الْقُرْآنِ

ف۱ یعنی ان کو تجارت کا سلیقہ نہ ہوا کہ ہدایت کی سی اچھی چیز چھوڑی اور گمراہی کی سی بری چیز لی۔

ف۲ یعنی حق سے بہت بعید ہو گئے ہیں کہ ان کے کان حق سننے کے قابل نہ رہے۔ زبان ان کی حق بات کہنے کے لائق نہ رہی۔ آنکھیں حق دیکھنے کے قابل نہ رہیں سو اب ان کے حق کی طرف رجوع ہونے کی کیا امید ہے۔

اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ

بارش میں چل رہے ہیں وہ ٹھونسے لیتے ہیں اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں کڑک کے سبب

حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾

اندیشۂ موت سے اور اللہ تعالیٰ احاطہ میں لیے ہوئے ہیں کافروں کو۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ

برق کی یہ حالت ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ان کی بینائی اس نے لی جہاں ذرا

اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ

ان کو بجلی کی چمک ہوئی تو اس کی روشنی میں چلنا شروع کیا اور جب ان پر تاریکی ہوئی پھر کھڑے کے کھڑے

قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ

رہ گئے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ ارادہ کرتے تو ان کے گوش و چشم سب

وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٠﴾ ع

سلب کر لیتے بلاشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں ف۱۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ

اے لوگو عبادت اختیار کرو اپنے پروردگار کی جس نے تم کو پیدا کیا

وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٢١﴾ ۙ الَّذِىْ

اور ان لوگوں کو بھی کہ تم سے پہلے گزر چکے ہیں عجب نہیں کہ تم دوزخ سے بچ جاؤ ف۲۔ وہ ذات پاک

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ص

ایسی ہے جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت

وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ

اور برسایا آسمان سے پانی پھر پردۂ عدم سے نکالا بذریعہ اس پانی کے

الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا

پھلوں سے غذا کو تم لوگوں کے واسطے اب تو مت ٹھیراؤ اللہ پاک کے مقابل

وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا

اور تم تو جانتے بوجھتے ہو ف۳۔ اور اگر تم لوگ کچھ خلجان میں ہو اس کتاب کی نسبت

نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص

جو ہم نے نازل فرمائی ہے اپنے بندۂ خاص پر تو اچھا پھر تم بنا لاؤ ایک سورہ ٹکڑا جو اس کا ہم پلہ ہو ف۴۔

بیان القرآن

ف۱ متردد منافقین ہجوم آثار غلبۂ اسلام میں کبھی نورِ اسلام کی جھلک دیکھ کر ادھر کو بڑھنے لگتے ہیں اور کبھی خود غرضی کی ظلمت میں پڑ کر پھر حق سے رک جاتے ہیں۔

ف۲ شاہی محاورہ میں ''عجب نہیں'' کا لفظ وعدہ کے موقع پر بولا جاتا ہے۔

ف۳ یعنی اس بات کو جانتے ہو کہ ان تصرفات کا بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی کرنے والا نہیں تو اس صورت میں کب زیبا ہے کہ اللہ کے مقابلہ میں ع ۲/۱۳ دوسروں کو معبود بناؤ۔

ف۴ رسول مقبول ﷺ کو بے شمار معجزے عطا ہوئے جن میں سب سے بڑا معجزہ قرآن شریف ہے کہ اثبات نبوّت کی بڑی دلیل ہے۔ اس کے معجزہ ہونے میں مخالفین کو یہ شبہ تھا کہ شاید اس کو رسول اللہ ﷺ خود تصنیف کر لیا کرتے ہوں تو اس صورت میں اس کا معجزہ ہونا محل کلام میں ہو گیا۔ پس دلیل نبوت مشتبہ ہو گئی اس لئے اللہ تعالیٰ اس اشتباہ کو رفع فرماتے ہیں تا کہ اس کا معجزہ ہونا ثابت ہو جائے پھر نبوت پر قطعی دلیل بن سکے۔

وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

اور بلا لو اپنے حمایتیوں کو جو اللہ سے الگ (تجویز کر رکھے) ہیں اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا

سچے ہو ف۱ پھر اگر تم یہ کام نہ کر سکے اور قیامت تک بھی نہ کر سکو گے

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ

تو پھر ذرا بچتے رہیو دوزخ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں

اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

تیار ہوئی رکھی ہے کافروں کے واسطے ف۲ اور خوشخبری سنا دیجئے آپ اے پیغمبر ان لوگوں کو جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

اور کام کئے اچھے اس بات کی کہ بیشک ان کے واسطے بہشتیں ہیں کہ چلتی ہوں گی ان

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ

کے نیچے سے نہریں جب کبھی دیے جاویں گے وہ لوگ ان بہشتوں میں سے کسی پھل کی

رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا

غذا تو ہر بار میں یہی کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم کو ملا تھا اس سے پیشتر اور ملے گا بھی ان کو

بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ

دونوں بار کا پھل ملتا جلتا ف۳ اور ان کے واسطے ان بہشتوں میں بیبیاں ہوں گی صاف پاک کی ہوئی

وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ

اور وہ لوگ ان بہشتوں میں ہمیشہ کو بسنے والے ہوں گے۔ ہاں واقعی اللہ تعالیٰ تو نہیں شرماتے اس بات سے

اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ

کہ بیان کر دیں کوئی مثال بھی خواہ مچھر ہو خواہ اس سے بھی بڑھی ہوئی ہو

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ

سو جو لوگ ایمان لائے ہوئے ہیں خواہ کچھ ہی ہو وہ تو یہی یقین کریں گے کہ بیشک یہ مثال بہت ہی موقع کی ہے ان کے

رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ

رب کی جانب سے اور رہ گئے وہ لوگ جو کافر ہو چکے ہیں سو چاہے کچھ ہی ہو جاوے وہ یوں ہی کہتے رہیں گے وہ کون مطلب ہو گا

اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ

جس کا قصد کیا ہو گا اللہ تعالیٰ نے اس حقیر مثال سے۔ گمراہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس مثال کی وجہ سے بہتوں کو

بیان القرآن

ف۱ جب باوجود اس کے نہ بنا سکیں گے تو بشرط انصاف بلا تامل ثابت ہو جاوے گا کہ یہ معجزہ منجانب اللہ ہے اور بلاشبہ آپ پیغمبر ہیں اور یہی مقصود تھا۔

ف۲ یہ سن کر کہ قیامت تک بھی نہ کر سکو گے کیسا کچھ جوش و خروش اور پیچ و تاب نہ آیا ہو گا اور کوئی دقیقہ سعی کا کیوں اٹھا رکھا ہو گا پھر عاجز ہو کر اپنا سا منہ لے کر بیٹھ رہنا قطعی دلیل ہے کہ قرآن مجید معجزہ ہے۔

ف۳ دونوں بار کے پھلوں کی صورت ایک سی ہو گی جس سے وہ یوں سمجھیں گے کہ یہ پہلی ہی قسم کا پھل ہے مگر کھانے میں مزہ دوسرا ہو گا جس سے حظ و سرور مضاعف ہو جائے گا۔

اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ

بارش میں چل رہے ہیں وہ ٹھونسے لیتے ہیں اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں کڑک کے سبب

حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾

اندیشۂ موت سے اور اللہ تعالیٰ احاطہ میں لیے ہوئے ہیں کافروں کو۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ

برق کی یہ حالت ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ان کی بینائی اس نے لی جہاں ذرا

اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَ اِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ

ان کو بجلی کی چمک ہوئی تو اس کی روشنی میں چلنا شروع کیا اور جب ان پر تاریکی ہوئی پھر کھڑے کے کھڑے

قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ

رہ گئے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ ارادہ کرتے تو ان کے گوش و چشم سب

وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٠﴾ ع

سلب کر لیتے بلاشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں ف۱۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

اے لوگو عبادت اختیار کرو اپنے پروردگار کی جس نے تم کو پیدا کیا

وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٢١﴾ ۙ الَّذِيْ

اور ان لوگوں کو بھی کہ تم سے پہلے گزر چکے ہیں عجب نہیں کہ تم دوزخ سے بچ جاؤ ف۲۔ وہ ذات پاک

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ص

ایسی ہے جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت

وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ

اور برسایا آسمان سے پانی پھر پردۂ عدم سے نکالا بذریعہ اس پانی کے

الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا

پھلوں سے غذا کو تم لوگوں کے واسطے اب تو مت ٹھیراؤ اللہ پاک کے مقابل

وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا

اور تم تو جانتے بوجھتے ہو ف۳۔ اور اگر تم لوگ کچھ خلجان میں ہو اس کتاب کی نسبت

نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص

جو ہم نے نازل فرمائی ہے اپنے بندۂ خاص پر تو اچھا پھر تم بنا لاؤ ایک محدود ٹکڑا جو اس کا ہم پلہ ہو ف۴

بیان القرآن

ف۱ متردد منافقین ہجوم آثار غلبۂ اسلام میں کبھی نور اسلام کی جھلک دیکھ کر ادھر کو بڑھنے لگتے ہیں اور کبھی خود غرضی کی ظلمت میں پڑ کر پھر حق سے رک جاتے ہیں۔

ف۲ شاہی محاورہ میں "عجب نہیں" کا لفظ وعدہ کے موقع پر بولا جاتا ہے۔

ف۳ یعنی اس بات کو جانتے ہو کہ ان تصرفات کا بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی کرنے والا نہیں تو اس صورت میں کب زیبا ہے کہ اللہ کے مقابلہ میں دوسروں کو معبود بناؤ۔

ف۴ رسول مقبول ﷺ کو بے شمار معجزے عطا ہوئے جن میں سب سے بڑا معجزہ قرآن شریف ہے کہ اثبات نبوت کی بڑی دلیل ہے۔ اس کے معجزہ ہونے میں مخالفین کو یہ شبہ تھا کہ شاید اس کو رسول اللہ ﷺ خود تصنیف کر لیا کرتے ہوں تو اس صورت میں اس کا معجزہ ہونا محل کلام میں ہو گیا۔ پس دلیل نبوت مشتبہ ہو گئی اس لئے اللہ تعالیٰ اس اشتباہ کو رفع فرماتے ہیں تاکہ اس کا معجزہ ہونا ثابت ہو جائے پھر نبوت پر قطعی دلیل بن سکے۔

وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
اور بلا لو اپنے حمایتیوں کو جو اللہ سے الگ (تجویز کر رکھے) ہیں اگر تم
صٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا
سچے ہو ف۱ پھر اگر تم یہ کام نہ کر سکے اور قیامت تک بھی نہ کر سکو گے
فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ
تو پھر ڈرا بچتے رہیو دوزخ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں
اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
تیار ہوئی رکھی ہے کافروں کے واسطے ف۲ اور خوشخبری سنا دیجئے آپ اے پیغمبر ان لوگوں کو جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
اور کام کئے اچھے اس بات کی کہ بیشک ان کے واسطے بہشتیں ہیں کہ چلتی ہوں گی ان
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ
کے نیچے سے نہریں جب کبھی دیے جاویں گے وہ لوگ ان بہشتوں میں سے کسی پھل کی
رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا
غذا تو ہر بار میں یہی کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم کو ملا تھا اس سے پیشتر اور ملے گا بھی ان کو
بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ
ویسا ہی ف۳ اور ان کے واسطے ان بہشتوں میں بیبیاں ہوں گی صاف پاک کی ہوئی
وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ
اور وہ لوگ ان بہشتوں میں ہمیشہ کو بسنے والے ہوں گے۔ ہاں واقعی اللہ تعالیٰ تو نہیں شرماتے اس بات سے
اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ
کہ بیان کر دیں کوئی مثال بھی خواہ مچھر ہو خواہ اس سے بھی بڑھی ہوئی ہو
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
سو جو لوگ ایمان لائے ہوئے ہیں خواہ کچھ ہی ہو وہ تو یہی یقین کریں گے کہ بیشک یہ مثال بہت ہی موقع کی ہے ان کے
رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ
رب کی جانب سے اور رہ گئے وہ لوگ جو کافر ہو چکے ہیں سو چاہے کچھ ہی ہو جاوے وہ یوں ہی کہتے رہیں گے وہ کون مطلب ہو گا
اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ
جس کا قصد کیا ہو گا اللہ تعالیٰ نے اس حقیر مثال سے۔ گمراہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس مثال کی وجہ سے بہتوں کو

بیان القرآن

ف۱ جب باوجود اس کے نہ بنا سکیں گے تو بشرط انصاف بلا تامل ثابت ہو جاوے گا کہ یہ معجزہ منجانب اللہ ہے اور بلاشبہ آپ پیغمبر ہیں اور یہی مقصود تھا۔

ف۲ یہ سن کر کہ قیامت تک بھی نہ کر سکو گے کیسا کچھ جوش و خروش اور پیچ و تاب نہ آیا ہو گا اور کوئی دقیقہ سعی کا کیوں اٹھا رکھا ہو گا پھر عاجز ہو کر اپنا سا منہ لے کر بیٹھ رہنا قطعی دلیل ہے کہ قرآن مجید معجزہ ہے۔

ف۳ دونوں بار کے پھلوں کی صورت ایک سی ہو گی جس سے وہ یوں سمجھیں گے کہ یہ پہلی ہی قسم کا پھل ہے مگر کھانے میں مزہ دوسرا ہو گا جس سے حظ و سرور مضاعف ہو جائے گا۔

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا

اور اللہ تعالیٰ کے سب کچھ جو یہ کر رہے ہیں ان کے مقابلہ (پر) ہے آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ جو شخص

لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

جبریل سے عداوت رکھے سو انہوں نے یہ قرآن آپ کے قلب تک پہنچا دیا ہے اللہ کے حکم سے

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى

اس (کتاب) کی تصدیق کرتا ہوا جو اس سے پہلے (یعنی آسمانی کتابوں میں) ہے اور (مسلمانوں کے لئے) ہدایت اور خوشخبری سنانے والا ہے

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

ایمان والوں کو جو (بھی) شخص اللہ تعالیٰ کا دشمن ہو اور فرشتوں کا (ہو)

وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ

اور پیغمبروں کا (ہو) اور جبریل کا (ہو) اور میکائیل کا (ہو) تو اللہ تعالیٰ

عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ

دشمن ہے ایسے کافروں کا ﴿٩٨﴾ اور ہم نے تو آپ کے پاس بہت سے دلائل واضح نازل

بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَكُلَّمَا

کئے ہیں اور کوئی انکار نہیں کیا کرتا مگر وہی لوگ جو نافرمانی کرنے کے عادی ہیں ﴿٩٩﴾ کیا اور جب

عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ

بھی کبھی انہوں نے کوئی عہد کیا (تو) کچھ (نہ) کچھ ان میں سے کسی نہ کسی فریق نے (اس عہد کو) توڑ ڈالا (بلکہ) ان میں زیادہ

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ

ایسے ہی نکلیں گے جو (سرے سے اس عہد کا) یقین ہی نہیں رکھتے ﴿١٠٠﴾ اور جب ان کے پاس ایک پیغمبر آئے

عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ

اللہ کی طرف سے جو تصدیق بھی کرتے ہیں اس کتاب کی جو ان لوگوں کے پاس ہے (یعنی توراۃ کی)

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ

ان اہل کتاب میں کے ایک فریق نے خود اس کتاب اللہ ہی کو پس پشت ڈال دیا

كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ

گویا یہ (کچھ) جانتے ہی نہیں ﴿١٠١﴾ اور انہوں نے اس چیز کا اتباع کیا (یعنی کرنے لگے) جو (جادو) پڑھا کرتے تھے شیاطین (یعنی شیطان صفت جن)

عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ

حضرت سلیمان (علیہ السلام) کے عہد سلطنت میں اور حضرت سلیمان (علیہ السلام) نے کفر نہیں کیا تھا مگر (ہاں)

بیان القرآن

ف۱ یعنی اختلاف آیات کے حل کرنے کی تو صاف سہل ہے کہ یہ اختلاف محض اختلافی گفت آشت کا اختلاف ہے جس میں ایک فریق کہتا ہے کہ یہ بات ہے دوسرا کہتا ہے کہ یہ بات ہے اس لئے جب تک بچے رہیں جب ہی تک کہیں۔

ف۲ بعض یہود نے حضور ﷺ سے یہ سن کر کہ جبریل علیہ السلام وحی لانے میں کہا کہ ان سے تو ہماری عداوت ہے۔ اسلام شاید اور واقعات بالکہ ان ہی کے ہاتھوں آیا کرتے ہیں۔ میکائیل تو ہیں کہ بارش اور سبزی ان سے متعلق ہے اگر وہ وحی لایا کرتے تو ہم مان لیتے اس آیت میں اسی کا رد ہے۔

ف۳ یہ یہود کے بعض لوگ جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف سحر کی نسبت کرتے تھے یہود ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی برأت بھی ظاہر فرما دی۔